46992 ـ امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ كے متعلق معلومات

سوال

برائے مہربانی گزارش ہے كہ امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ اور ان كے مذہب كے متعلق ہميں معلومات فراہم كريں، كيونكہ ميں نے بعض افراد كو ان كى تنقيص اور تنقيد كرتے ہوئے سنا ہے، كيونكہ اكثر طور پر وہ قياس اور رائے پر اعتماد كرتے ہيں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ فقيہ ملت اور عراق كے عالم دين تھے، ان كا نام نعمان بن ثابت التيمى الكوفى اور كنيت ابو حنيفہ تھى، صغار صحابہ كى زندگى (80) ہجرى ميں پيدا ہوئے اور انہوں نے انس بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ جب كوفہ آئے تو انہيں ديكھا تھا، اور انہوں نے عطاء بن ابى رباح سے روايت كى ہے اور يہ ان كے سب سے بڑے شيخ اوراستاد تھے، اور شعبى وغيرہ بہت ساروں سے روايت كرتے ہيں.

امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ نے طلب آثار كا بہت اہتمام كيا اور اس كے ليے سفر بھى كيے، رہا فقہ اور رائے كى تدقيق اور اس كى گہرائى كا مسئلہ تو اس ميں ان كا كوئى ثانى نہيں جيسا كہ امام ذہبى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ان كى سيرت كے ليے دو جلديں دركار ہيں "

ابو حنيفہ فصيح اللسان تھے اور بڑى ميٹھى زبان ركھتے تھے، حتى كہ ان كے شاگرد ابو يوسف رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" سب لوگوں سے زيادہ بہتر بات كرنے والے اور سب سے ميٹھى زبان كے مالك تھے "

ورع و تقوى كےمالك، اور اللہ تعالى كى محرمات كا سب سے زيادہ خيال ركھنے والے تھے، ان كے سامنے دنيا كا مال و متاع پيش كيا گيا تو انہوں نے اس كنطرف توجہ ہى نہ دى، حتى كہ قضاء كا منصب قبول كرنے كے ليے انہيں كوڑے بھى مارے گئے يا بيت المال كا منصب لينے كے ليے ليكن انہوں نے انكار كر ديا "

بہت سارے لوگوں نے آپ سے بيان كيا ہے، آپ كى وفات ايك سو پچاس ہجرى ميں ہوئى اس وقت آپ كى عمر ستر برس تھى.

دیکھیں: سیر اعلام النبلاء (16 / 390 ـ 403) اور اصول الدین عند ابی حنیفة (63).

رہا حنفی مسلك تو یہ مشہور مذاہب اربعہ میں شامل ہوتا ہے، جو کہ سب سے پہلا فقہی مذہب ہے، حتی کہ یہ کہا جاتا ہے: " فقہ میں لوگ ابو حنیفہ کے محتاج ہیں "

حنفی اور باقی مسلك کے یہ امام ۔ میری مراد ابو حنیفہ مالك، شافعی اور احمد رحمہم اللہ ۔ یہ سب قرآن و سنت کے دلائل سمجھنے کے لیے جتہاد کرتے، اور لوگوں کو اس دلیل کے مطابق فتوی دیتے جو ان تك پہنچی تھی، پھر ان کے پیروکاروں نے اماموں کے فتاوی جات لے کر پھیلا دیے اور ان پر قیاس کیا، اور ان کے لیے اصول و قواعد اور ضوابط وضع کیے، حتی کہ مذہب فقھی کی تکوین ہوئی، تو اس طرح حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی اور دوسرے مسلك بن گئے مثلا مذہب اوزاعی اور سفیان لیکن ان کا مسلك تواتر کےساتھ لکھا نہ گیا.

جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ ان فقہی مذاہب کی اساس کتاب و سنت کی اتباع پر مبنی تھی.

رہا رائے اور قیاس کا مسئلہ جس سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اخذ کرتے ہیں تو اس سے خواہشات و ھوی مراد نہیں، بلکہ یہ وہ رائے ہے جو دلیل یا قرائن یا عام شریعت کے اصولوں کی متابعت پر مبنی ہے، سلف رحمہ اللہ مشکل مسائل میں اجتھاد پر " رائے " کا اطلاق کرتے تھے، جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے اس سے مراد خواہش نہیں.

امام ابو حنیفہ نے حدود اور کفارات اور تقدیرات شرعیة کے علاوہ میں رائے اور قیاس سے اخذ کرنے میں وسعت اختیار کی اس کا سبب یہ تھا کہ امام ابو حنیفہ حدیث کی روایت میں دوسرے آئمہ کرام سے بہت کم ہیں ان سے احادیث مروی نہیں کیونکہ ان کا دور باقی آئمہ کے ادوار سے بہت پہلے کا ہے، ابو حنیفہ کے دور میں عراق میں فتنہ اور جھوٹ بکثرت تھا اس کے ساتھ روایت حدیث میں تشدد کی بنا پر احادیث کی روایت بہت کم کی.

یہاں ایك چیز کی طرف متنبہ رہنا چاہیے کہ جو حنفی مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے وہ سارے اقوال اور آراء نہیں ہیں جو ابو حنیفہ کے کلام میں سے ہیں، یا پھر ان کا امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب کرنا صحیح ہے.

ان اقوال میں سے بہت سارے ایسے ہیں جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی نص کے خلاف ہیں، انہیں اس لیے ان کا مذہب بنا دیا گیا ہے کہ امام کی دوسری نصوص سے استنباط کیا گیا ہے، اسی طرح حنفی مسلك بعض اوقات ان کے شاگردوں مثلا ابو یوسف اور محمد کی رائے پر اعتماد کرتا ہے، اس کے ساتھ شاگردوں کے بعض اجتھادات پر بھی، جو بعد میں مسلك اور مذہب بن گیا، اور یہ صرف امام ابو حنیفہ کے مسلك کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ آپ سارے مشہور مسلکوں میں یہی بات کہہ سکتے ہیں.

اگر کوئی یہ کہے:

اگر مذاہب اربعہ کا مرجع اصل میں کتاب و سنت ہے، تو پھر فقھی آراء میں ان کا ایک دوسرے سے اختلاف کیوں پاتے ہیں ؟

اس کا جواب یہ ہے:

ہر امام اس کے مطابق فتوی دیتا تھا جو اس کے پاس دلیل پہنچی ہوتی، ہو سکتا ہے امام مالك رحمہ اللہ کے پاس ایک حدیث پہنچی ہو وہ اس کے مطابق فتوی دیں، اور وہ حدیث امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے پاس نہ پہنچی تو وہ اس کے خلاف فتوی دیں، اور اس کے برعکس بھی صحیح ہے.

اسی طرح ہو سکتا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے پاس کوئی صحیح سند سے حدیث پہنچے تو وہ اس کے مطابق فتوی دے دیں، لیکن وہی حدیث امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس کسی دوسری سند سے پہنچے جو ضعیف ہو تو اس کا فتوی نہ دیں، بلکہ وہ حدیث کے مخالف اپنے اجتھاد کی بنا پر دوسرا فتوی دیں، اس وجہ سے آئمہ کرام کے مابین اختلاف ہوا ہے۔ یہ اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ لیکن ان سب کے لیے آخری مرجع و ماخذ کتاب و سنت ہے.

پھر امام ابو حنیفہ اور دوسرے اماموں نے حقیقت میں کتاب و سنت کی نصوص سے اخذ کیا ہے، اگرچہ انہوں نے اس کا فتوی نہیں دیا، اس کی وضاحت اور بیان اس طرح ہے کہ چاروں اماموں نے یہ بات واضح طور پر بیان کی ہے کہ اگر کوئی بھی حدیث صحیح ہو تو ان کا مذہب وہی ہے، اور وہ اسی صحیح حدیث کو لینگے، اور اس کا فتوی دینگے، اور وہ اس پر عمل کرینگے.

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے: " جب حدیث صحیح ہو تو وہی میرا مذہب ہے "

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

" کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ہمارے قول کو لے اور اسے علم ہی نہ ہو کہ ہم نے وہ قول کہاں سے لیا ہے "

اور ایک روایت میں ان کا قول ہے:

" جو شخص میری دلیل کا علم نہ رکھتا ہو اس کے لیے میری کلام کا فتوی دینا حرام ہے "

ایک دوسری روایت میں اضافہ ہے:

" یقینا ہم بشر ہیں "

اور ایك روایت میں ہے:

" آج ہم ایك قول کہتے ہیں، اور کل اس سے رجوع کر لینگے "

اور رحمہ اللہ کا قول ہے:

" اگر میں کوئی ایسا قول کہوں جو کتاب اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مخالف ہو تو میرا قول چھوڑ دو "

اور امام مالك رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میں تو ایك انسان اور بشر ہوں، غلطی بھی کر سکتا ہوں اور نہیں بھی، میری رائے کو دیکھو جو بھی کتاب و سنت کے موافق ہو اسے لے لو، اور جو کتاب و سنت کے موافق نہ ہو اسے چھوڑ دو "

اور ان کا یہ بھی قول ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر ایك شخص کا قول رد بھی کیا جا سکتا ہے، اور قبول بھی کیا جا سکتا ہے، صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول رد نہیں ہو سکتا صرف قبول ہو گا "

اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میں نے جو کوئی بھی قول کہا ہے، یا کوئی اصول بنایا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے قول کے خلاف حدیث ہو تو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے وہی میرا قول ہے "

اور امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نہ تو میری تقلید کرو، اور نہ مالك اور شافعی اور اوزاعی اور ثوری کی، تم وہاں سے لے جہاں سے انہوں نے لیا ہے "

اور ان کا یہ بھی قول ہے:

" امام مالك، اور امام اوزاعی اور ابو حنیفہ کی رائے یہ سب رائے ہی ہے، اور یہ میرے نزدیك برابر ہے، صرف حجت اور دلیل آثار ۔ یعنی شرعی دلائل ۔ ہیں "

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی سیرت اور ان کے مسلك کے متعلق یہ مختصر سا نوٹ تھا، آخر میں ہم یہ کہتے ہیں کہ:

ہر مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ ان اماموں کی فضیلت اور مقام و مرتبہ کو پہچانے، کہ ان لوگوں نے اس کی

دعوت نہيں دى كہ ان كے قول كو كتاب اور صحيح حديث سے بھى مقدم ركھا جائے، كيونكہ اصل ميں تو كتاب اللہ اور سنت رسول اللہ كى اتباع ہے نہ كہ لوگوں كے اقوال.

اس ليے كہ ہر ايك شخص كا قول ليا بھى جا سكتا ہے، اور اسے رد بھى كيا جا سكتا ہے، ليكن رسول صلى اللہ عليہ وسلم اكيلے ايسے ہيں جن كا قول رد نہيں كيا جا سكتا، ان كے قول كو قبول كيے بغير كوئى چارہ نہيں، جيسا كہ امام مالك رحمہ اللہ كہا كرتے تھے.

مزيد استفادہ كے ليے آپ سوال نمبر (5523) اور (13189) اور (23280) اور (21420) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

اور عمر الاشقر كى كتاب: المدخل الى دراسۃ المدارس و المذھب الفقھيۃ كا مطالعہ بھى كريں.

واللہ اعلم .